حقوقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

"دعا عبادت کا مغز ہوتی ہے۔"

اللہ بندے سے صرف کوشش چاہتا ہے آگے کام کرنا میری ذمے داری ہے اللہ کے ہاں جب کوئی کام خلوص سے کیا جائے۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے

"جب کوئی بندہ اللہ کے لیے کام خلوص سے کرتا ہے تو چاہے وہ ساتوں کمروں کے پیچھے بھی کرے اللہ اس کو پوری دنیا کے سامنے لے کر آئے گا"۔

یعنی وہ چھپ کر رہا ہے کسی کو پتہ ہی نہیں ساتوں کمروں کے پیچھے بیٹھ کر ایک بندہ اللہ کی یاد میں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ خلوص سے کر رہا ہوا خلاص سے کر رہا ہو اس کے اندر محبت خدا بھی ہو محبت رسول بھی ہو وہ کسی دنیا کے لالچ میں کسی عاہدے کے لالچ میں یا کسی اپنی ذات کے لالچ میں نہ کر رہا ہو اگر تو وہ اللہ کے لیے کر رہا ہے تو تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم نے جہاں آج ایک نوکر میں بیٹھ کر درس دیئے ہیں اللہ اس کو افریقہ کے جنگلوں میں بھی پہنچا دے گا اللہ اس کو یورپ تک بھی پہنچائے گا اللہ اس کو براعظم ایشیا کے ہر ملک تک پہنچا سکتا ہے صرف شرط یہ ہے کہ تم نے اخلاص سے کام کیا ہوا خلاص سے کیا ہوا کام اللہ مرنے نہیں دیتا۔ (سبحان اللہ)

آقا علیہ السلام نے مسجد نبوی کے اندر چھوٹی سی مسجد یہ جو کمرہ ہے اس سے بھی چھوٹی تھی اس کے اندر حضور نے چند باتیں کی ہیں نہ اس وقت انٹرنیٹ کا دور تھا نہ اس طرح موبائل ریکاڈ کرتے تھے نہ کوئی اس وقت ویڈیو تھی نہ اس وقت آڈیو تھی کوئی شے نہیں تھی لیکن **حضور نے اخلاص کیساتھ وہ باتیں مسجد نبوی کے اندر کی اللہ نے قیامت تک کے لیے اس کو عام کر دیا** کتابوں میں چھپ رہی ہیں لاکھوں لوگ اس کو پڑھتے ہیں لاکھوں لوگ پڑھ پڑھ کر اس کو علم حاصل کرتے ہیں کیا کوئی دور تھا اس وقت انٹرنیٹ کا کیا کوئی ویڈیو بنی تھی اس وقت حضور کی کیا کوئی آڈیو بنی تھی حضور کی کیا کسی نے لکھا نہیں کچھ نہیں ہوا حضور نے محبت سے بات کی اللہ نے اس کو ایسا ریکاڈ کیا اور اس کو پوری دنیا میں پھیلا دیا۔

حضرت داتا صاحبؒ لاہور والی سرکار

داتا صاحب کون ہیں وہ اللہ کے کامل ولی کتب اولیا

؎ گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا　　ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

آپ نے ایک کتاب لکھی تھی کچھ دوست آئے ان کے پاس اور انہوں نے کچھ سوال کیے وہ سوال کیے تو کہاں اس کا جواب کافی لمبا ہے تو کہا پھر آپ ہمیں لکھ کر دے دیں فرمایا اچھا چلو لکھتا ہوں وہ لکھتے لکھتے پوری کتاب بن گئی کشف المجوب آپ نے کتاب لکھ دی نام رکھا کشف المجوب وہ سوالوں کے جواب تھے جو ان ساتھیوں نے کیے تھے تو لکھ کر آپ نے وہ دے دی اچھا اس کے بعد آپ کا وصال ہو گیا اب آپ کے وصال کے تقریبا پانچ سو سال کے بعد وہ کتاب ایک پرانی لائبریری میں سے خدائی کے دوران نکلی لوگ احیران ہو گئے اس دور میں کہ یہ تو اللہ کے کامل ولی کی کتاب ہے کشف المجوب پانچ سو سال بعد اس کو دوبارہ لکھا گیا چھپوایا گیا ترجمے کیے گئے اور آج ان کی یہ کتاب ساری دنیا میں پڑھائی جاتی ہے ساڑھے نو سو سال ہو گئے ہیں آپ کو فوت ہوئے ساڑھے نو سو سال سے پہلے ایک کتاب لکھی گئی آج وہ اردو بازار میں چھپی ہوئی ملتی ہے کیوں؟؟؟

کیونکہ انہوں نے اپنے کمرے میں بیٹھ کر چراغ کی روشنی میں اس وقت یہ لائٹ یہ بلب نہیں ہوتے تھے چراغ کی روشنی میں بیٹھ کر اللہ کے کلام کو لکھا اللہ نے اس کو مرنے نہیں دیا اللہ نے اس کو جاری کر دیا (سبحان اللہ)

اس لیے ذہن میں رکھو جو آپ محنت کرتے ہو وہ اللہ کبھی مرنے نہیں دیتا اللہ اس کو ضرور دنیا کے سامنے لائے گا میں اور آپ دنیا سے مٹ جائیں گے ہم نے اپنی قبروں میں چلے جانا ہے آج سے چالیس سال بعد یہاں کیا ہو گا کسی کو علم نہیں ہے اور ہم اپنی قبروں میں ہوں گے لیکن اس وقت بھی یہ جو آپ نے آج یہاں باتیں کی ہیں وہ باتیں اللہ دنیا والوں کو سنا رہا ہو گا لوگ سمجھتے ہیں شائد ہم گھروں کے اندر تم مر جاؤ گے کھپ جاؤ گے ختم ہو جاؤ گے لیکن جس نے اللہ کا کلام اپنی زبان سے بولا وہ کبھی ختم نہیں ہو گا وہ ہمیشہ جاری و ساری رہے گا تو یہ بہت بڑی برکت تھی جو یہاں کی گئی اللہ اس کو مزید برکتیں عطا کر دے۔ گرمی شدید ہے لیکن ساتھ حضورﷺ کی محبت بھی حضور کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔

اللہ فرماتا ہے

لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْل'' مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْز'' عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْص'' عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُ وُف'' رَّحِیْم'' (سورۃ التوبہ آیت:128)

البتہ تحقیق بیشک تمہارے پاس ایک رسول آ گیا ہے جو تمہارے اپنے اندر سے ہی ہے وہ تمہارے اپنے اندر سے ہے اسے تمہارا مشقت میں پڑھنا بڑا ہی مشکل گزرتا ہے وہ تمہیں مصیبت میں نہیں دیکھ سکتا وہ ایسا نبی ہے وہ تمہیں مصیبت میں نہیں دیکھ سکتا بلکہ وہ تمہارے لیے بڑا ہی لالچی ہے اور مومنوں کیساتھ بڑی مہربانی اور رحم کرنے والا ہے۔

اللہ نے حضور علیہ السلام کی چند خوبیاں اس آیت میں بیان کی ہیں۔

ایک تو کہا میں نے اپنا رسول بھیجا ہے تمہارے اندر **لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْل''** جو آتا ہے وہ پہلے کہی ہوتا ہے تو آتا ہے ویسے نہیں آتا آنے کے لیے پہلے کہی ہونا ضروری ہے اس کا مطلب حضور پہلے بھی کہی تھے اور وہاں سے آئے ہئ کوئی شے آتی کب ہے جب وہ کہی ہوتی ہے تو کہا رسول آ گیا ہے تمہارے پاس تمہارے اپنے اندر سے ہے تمہارے اپنے اندر سے ہی آیا ہے اور اس کو تمہارا مشقت میں پڑنا بڑا گراں گزرتا ہے۔

آقا علیہ السلام ایسے اعلیٰ نبی ہیں کہ حضور علیہ السلام ہمارے لیے غاروں میں روتے رہے حضور ہمارے لیے پتھر کھاتے رہے حضور ہمارے لیے نمازیں پڑھتے رہے حضور ہمارے لیے رو رو کر دعائیں کرتے رہے حضور ہمارے لیے کتنی محنتیں فرماتے رہے اس کا اندازہ لگانا ممکن نہیں ہے۔ آقا علیہ السلام نے تو ہمارے ساتھ بڑی محبت کی ہے۔

حضور علیہ السلام کے ہمارے اوپر کون سے حقوق ہیں؟؟

ہمیں حضور کیساتھ کیا کرنا ہے (سبحان اللہ) حضور ﷺ تو اپنا حق ادا کر گئے آپ تو اپنی برکتیں ہمیں دے گئے آپ تو ہمیں اپنی رحمتیں دے گئے لیکن ہمیں کیا کرنا ہے یہ میں آپ کو چند لفظوں میں بتا دیتا ہوں۔ آقا علیہ السلام کے ہمارے اوپر آٹھ حقوق ہیں۔ ان کی امت کو چاہیے کہ وہ یہ آٹھ کام کرے۔

☆ ایمان بن رسول حضور ﷺ پر ایمان رکھے

آقا علیہ السلام پر ایمان رکھنا سب سے زیادہ ضروری ہے اس دنیا میں جتنے بھی ایسے لوگ ہیں جو نیکیاں بہت زیادہ کرتے ہیں انگریز ہیں یہودی ہیں سکھ ہیں وہ دنیا میں بہت اچھی نیکیاں کرتے ہیں ہسپتال بناتے ہیں وہ دنیا میں خیرات کرتے ہیں غریبوں کو پیسہ دیتے ہیں شادیاں کرواتے ہیں اور بڑے بڑے نیک کام کرتے ہیں لیکن ان کو اس کا کوئی فائدہ نہیں اگر وہ حضور ﷺ پر ایمان نہیں رکھیں گے۔

لاہور میں بہت بڑا ہسپتال ہے لیڈی ولیٹن دیکھا ہوا ہے اسی طرح لاہور میں میو ہسپتال ہے۔ بہت بڑا ہے ایک دن میں آپ پھیر نہیں سکتے اس کو اتنا بڑا ہسپتال لیکن دونوں انگریزوں نے ایک لیڈی تھی ولیٹن اس کا نام تھا عورت تھی اور ایک میو تھا مرد اس نے اپنی زمین دی تھی ہسپتال کے لیے قیامت کے دن ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا قطعاً کوئی نیکی کا فائدہ ان کو نہیں ہے اس لیے کہ یہ نبی پر ایمان نہیں لائے ہیں ایمان بن رسول یہ نبی کا پہلا حق ہے آقا علیہ السلام کا حق ہے کہ ان پر ایمان رکھا جائے کہ حضور آخری رسول ہیں (اللہ)

ایک صحابی رسول ہیں وہ جب آقا علیہ السلام پر ایمان لائے تر کس طرح لائے؟؟؟

جنگ ہو رہی تھی تو وہ گزر رہا تھا قریب سے اس نے دیکھا جنگ ہو رہی ہے حضور علیہ السلام کو دور سے پہنچان لیا قریب چلا گیا اور فرمایا

اے محمد ﷺ اگر میں تجھ پر ایمان لے آوں تم پر میں اگر ایمان لے آوں تو مجھے کیا ملے گا تو آپ نے فرمایا تجھے جنت مل گئی۔ فرمایا کہ اچھا پکا وعدہ ہے کہا ہاں پکا وعدہ ہے تجھے جنت مل جائے گی اگر تو مجھ پر ایمان لاتا ہے تو کہا ٹھیک ہے اسی وقت کلمہ پڑھا

لا اللہ الہ اللہ محمد دور الرسول اللہ

کلمہ پڑھا اور جنگ میں چلے گئے تھوڑی دیر بعد خبر آئی کہ فوت ہو گئے کوئی نماز نہیں پڑھی کوئی روزہ نہیں رکھا کوئی تلاوت نہیں کی کوئی درود نہیں پڑھا کوئی زکوۃ نہیں دی کسی قسم کا کوئی نیک عمل نہیں کیا سوائے چہرہ مصطفیٰ ﷺ کو دیکھنے کے صرف ایک عمل کیا چہرہ مصطفیٰ ﷺ کو پیار سے دیکھا کوئی عمل نہیں ہے آج لوگوں نے زکوتیں نمازیں پڑھ پڑھ کر محراب ڈالے ہوئے ہیں ماتھوں پر لیکن ان کو پتہ ہے ایمان بن رسول سب سے بڑی علامت ہے بخشش کی۔

آقا علیہ السلام نے فرمایا

عجیب انسان ہے کچھ بھی نہیں کیا اور سیدھا جنت میں چلا گیا ہے (سبحان اللہ) ایمان بن رسول یہ پہلا تقاضا ہے یہ نبی کا حق ہے ہم پر کہ ہم رسول پر پکا اور سچا ایمان لائیں (انشاءاللہ) حضور آخری رسول ہیں آقا ﷺ کے محبوب ہیں ہمیں اس پر پورا ایمان لانا ہے۔

حضور ﷺ کا حق ہے

☆اتباع سنت رسول

آقا علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنا یہ حضور کا ہم پر حق ہے کہ حضور نے ہمارے لیے اتنی محنت کی ہے کہ ہمیں ان کی سنت پر عمل کرنا ہے یہ حضور کا حق ہے۔

مثال

آقا علیہ السلام جب آپ سوتے تھے تو **دائے کروٹ پر سوتے تھے** کہا جاتا ہے جو عورت دائیں کروٹ سوتی ہے اس کا جلدی بچہ ہو جاتا ہے اللہ اس کو اولاد عطا کر دیتا ہے اسی طرح دائیں کروٹ پر سونے سے سائنس کہتی ہے کہ انسان جو ہے وہ صحت مند رہتا ہے دائیں کروٹ پر سونے سے برے خواب نہیں آتے اگر کوئی دائیں کروٹ لے کر سوتا ہے اللہ تعالی اس کو حضور علیہ السلام کی سنت کی نیت کرنے کی وجہ سے ساری رات ثواب عطا کرتا ہے حضور کی سنت پوری کی جائے آقا ﷺ کا طریقہ پورا کیا جائے کہ حضور تین سانسوں میں پانی پیتے تھے جو **تین سانسوں میں پانی پیتا** ہے حضرت داتا صاحب فرماتے ہیں ایسے ساٹھ حج اگر ایک پانی کا گلاس حضور کے تصور کے بغیر پیا اور ایک پانی کا گلاس حضور ﷺ کی سنت کے تصور کے ساتھ پیا کہ میرا نبی تین سانسوں میں پانی پیتا تھا تو وہ ساٹھ حجوں سے زیادہ ثواب ملے گا کہ اللہ کے رسول کا تصور اس کے پیچھے ہے کہ حضور ایسا کرتے تھے سفید کپڑا اگر پہنا ہے تو **سفید کپڑا پہنتے ہوئے** نیت کی ہے کہ نبی کو سفید رنگ بڑا پسند تھا آقا علیہ السلام سے پوچھا گیا حضور آپ کا پسندیدہ رنگ کونسا ہے فرمایا مجھے سفید رنگ بڑا پسند ہے فرمایا حضور اور کونسا ہے فرمایا **سبز رنگ** اس لیے تم دیکھو تو حضور ﷺ کے گنبد میں دونوں ہی رنگ ہیں (سبحان اللہ) اوپر سبز ہے اور نیچے سفید ہے حضور کے دونوں ہی رنگ گنبد خضرا کے اندر ہیں حضور کو دونوں رنگ پسند ہیں اگر تم سبز پہنو یا سفید پہنوں تو نیت کر لو کہ یہ میرے نبی کی سنت ہے جتنی دیر ڈوپٹہ تمہارے سر پر رہے گا اتنے دیر فرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے اتباع سنت رسول حضور علیہ السلام جب گلی میں چلتے تھے تو حضور نظریں جھکا کر چلتے تھے یہ حضور ﷺ کی سنت ہے کہ حضور علیہ السلام نے نظریں اٹھائی نہیں کبھی جب کوئی آپ سے بات کرتا تو نظریں اٹھاتے ورنہ **آپ نظریں جھکا کر چلتے** اور جب کوئی نظریں جھکا کر چلے تو تو سوچ لیں کہ محمد بھی ایسے ہی چلتے تھے لحاظ سنت کی نیت کریں۔

جب **کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور سامنے سے کھائے** دائیں بائیں سے نہ کھائے سامنے سے استعمال کرے کھانے کو یہ بھی حضور علیہ السلام کی سنت مبارکہ ہے آقا علیہ السلام جب کھانا کھاتے چوکڑی مارتے یا پھر ایک گڈ نا کھڑا کرتے یہ دونوں طریقوں میں سے ایک ہوتا دونوں میں سے کوئی طریقہ استعمال کرو جتنی دیر تم کھانا کھاؤ گی اتنی دیر ثواب ہوتا رہے گا تو یہ حضور کی سنتیں ہیں آقا علیہ السلام کی سنت کو عام کیا جائے۔

حضور علیہ السلام **درمیان سے مانگ نکلتے تھے** (سبحان اللہ) خواتین ویسے بھی عام طور پر درمیان سے ہی مانگ نکلتی ہیں یہ جتنی پف والی ہیں ان کو شرم آنی چاہیے یہ چھوڑے اس بات کو درمیان سے مانگ نکلیں یہ درمیان سے مانگ نکالنا آقا علیہ السلام کا طریقہ ہے حضور کی درمیان سے مانگ تھی۔

مثال

ایک صحابی رسول ہیں حبشی تھے بال بڑے سخت تھے سخت بال تھے بڑا خیال آتا روزانہ کنگھا پکڑ کر روز خرچتے لیکن وہ سخت بال ہوتے ہیں حبشیوں کے اگر آپ نے دیکھے ہیں سخت بال ہوتے ہیں تو درمیان سے مانگ نکلتی نہیں تھی دل دکھتا کہ حضور کی ساری سنتیں پوری کرتا ہوں یہ سنت پوری نہیں ہو رہی خیر اک دن حضور کی سنت سے اتنی محبت تھی کہ

ایک دن سردیوں میں دیکھا کہ سامنے آگ جل رہی ہے ایک صلاح پڑھی ہوئی ہے وہ صلاح پکڑی اور اپنے سر میں پھیر دی درمیان میں پھیرلی چیخ نکل گئی گرم گرم صلاح نے سر کے درمیان کی جلد جلادی صحابہ دوڑے انہوں نے پکڑ کر مرہم پٹی کردی کہا یہ کیا کردیا ہے تو نے بس کہا چھپ ہوجاؤ بس لگ گئی ہے انہوں نے کہا سمجھاؤ تو سہی کیا کیا ہے جان بوجھ کر سر پر لگائی ہے خاموش ہوگئے پٹی ہوگئی تھوڑی دیر بعد جب پٹی اتری تو قدرتی مانگ اندر سے نکل آئی ہوئی تھی بال جل گئے ہوئے تھے اپنے نبی ک لیے مانگ نکال دی اتنی محبت اتنا پیار حضور سے اتباع سنت کے لیے کرنا چاہیے۔

آقا علیہ السلام کو دودھ پسند تھا آپ دودھ کو کبھی انکار نہیں کرتے تھے **حضور ﷺ کو ٹیک لگا کر بیٹھنا اچھا لگتا تھا** آپ تکیہ استعمال کرنے کو بھی اچھا سمجھتے تھے اور حضور علیہ السلام کو پسند تھا کہ حضور **خوشبو لگاتے تھے** عورتوں کے لیے خوشبو لگانا تیز منع ہے عورتوں کے لیے بڑی نرم خوشبو چاہیے خوشبو کی باہر حال عورتوں کو بھی اجازت ہے وہ نرم ہونی چاہیے وہ پھیلنے والی نہ ہو عورتوں کے لیے نہیں لیکن مردوں کے لیے ہے کہ وہ ضرور خوشبودار رہیں ہر وقت اچھی خوشبو لگائیں یہ حضور کا طریقہ ہے صحابہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کو جب ڈھونڈنا ہوتا تو ہم گلیوں میں سے خوشبو سونگھتے ہوئے گلیوں تک پہنچ جاتے کیسی فراگرنس ہوتی تھی آپ کی خوشبودار ایک تو قدرتی آپ کا جسم خوشبودار تھا اوپر سے آپ عطر بڑا اچھا لگاتے تھے بدبودار پھیرتے رہنا اور کہنا میں نبی کی دیوانی ہوں ایسا کچھ نہیں ہے فضول لوگ ہیں یہ ان کا کوئی تعلق دین سے نہیں ہوتا ہے آقا علیہ السلام کی سنت کا اتباع کرنا یہ ہم پر حق ہے ۔(انشاءاللہ) اللہ ہمیں حضور کی اتباع کرنے کی توفیق دے۔ آمین

سچ بولنا حضور ﷺ کی سنت مبارکہ ہے دیانت داری حضور ﷺ کی سنت ہے معاف کرنا حضور ﷺ سنت مبارکہ ہے لوگوں کی تکلیفوں پر صبر کرنا حضور ﷺ کی سنت مبارکہ ہے یہ بھی سنتیں ہیں صرف سفید کپڑے نہیں پہننے بلکہ یہ بھی حضور ﷺ کی سنتیں پوری کرنی ہیں صبر کرنا معاف کرنا لوگوں کے ساتھ نرمی سے بات کرنا یہ سب حضور ﷺ کی سنتیں ہیں اور اس کی پوری اتباع کرنے سے جب کوئی اپنے نبی کی سنت پر عمل کرتا ہے اللہ تعالی اس کو اپنی نبی کی زیارت کے قریب کردیتا ہے اور کرتا ہے اور قریب کردیتا اور کرتا ہے اور قریب کردیتا ہے اور کرتا ہے اور قریب کردیتا ہے ایک وقت آتا ہے کہ ہر رات حضور کی زیارت ہونا شروع ہوجاتی ہے (اللہ) کبھی نیت کی ہے ایسی نیت کیا کریں (انشاءاللہ) سنتوں کی نیت کیا کرو اور سنتوں پر عمل کرنے کا پورا جذبہ رکھا کرو (اللہ) پھر اس طرح سنت جو ہے حضرت پیر مہر علیؒ آپ حضور ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے لگے اور دن رات حضور ﷺ کی سنتوں پر عمل ہوا تو ایک وقت آیا کہ آپ نے پھر یہ شعر کہا

۔ جسمک جسمی لحمک لحمی کچھ فرق نہیں مابین پیا

میرا جسم انہی کا جسم ہے میرا گوشت انہی کا گوشت ہے کچھ فرق نہیں مابین پیا میرے اور ان کے درمیان کوئی فرق ہی نہیں رہ گیا میں محمد ہوگیا ہوں محمد میں ہوگیا ہے اتنی محبت بڑھ گئی ہے تم اس بات کا خیال رکھا کرو حضور ﷺ کی سنتوں پر عمل کیا کرو حضور ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے سے بے حد برکتوں کا نزول ہوتا ہے اور اللہ تعالی قیامت کے دن وہی عمل پسند کرے گا جو عمل حضور سے ملتا ہوگا کوئی اور عمل جو حضور سے ملتا نہیں ہوگا اللہ قبول ہی نہیں کرے گا۔

مثال

آپ درزی کے پاس گئی ہیں اور درزی کو دیا ہے اپنا ایک سوٹ سینے کے لیے ساتھ اپنا ایک ناپ بھی دے دیا ہے اور کہہ دیا ہے کہ یہ میرا ناپ ہے یہ مجھے بڑا فٹ ہے اس کے بازو اس کا تیرہ اس کی ساری چوڑائی لمبائی یہ مجھے بڑا فٹ ہے یہ درزی کو دے دیا ساتھ ساتھ کہہ دیا کہ اس کے مطابق سینہیئ یہ مجھے بڑا ناپ سہی ہے اب آپ کچھ دن بعد جائیں درزی جو ہے وہ آپ کو سوٹ جب واپس کرے تو بازو کچھ ہوں تیرہ کچھ ہو لمبائی کچھ ہو آپ کہیں یہ کیا کردیا ہے سنو سنو میری بات یہ کیا کردیا ہے تم نے میں نے تمہیں ایک سوٹ دیا تھا تو درزی کہے کہ یہ تو مجھے یاد ہی نہیں رہا تو آپ کیا سوٹ قبول کریں گی آپ نہیں لیں گی آپ کہیں گی اس کو پاس رکھو یہ میری لمبائی چوڑائی نہیں ہے بالکل اسی طرح اللہ نے ہمیں محمد دیئے ہوئے ہیں اللہ نے ہمیں حضور دیئے ہوئے ہیں اگر نماز ہو تو حضور جیسی تلاوت ہو تو حضور جیسی چلنا ہو تو حضور جیسا دیکھنا ہو تو حضور جیسا لیٹنا ہو تو حضور جیسا کھانا ہو تو حضور جیسا سجدہ ہو تو حضور جیسا ارے تمہارا سب کچھ حضور جیسا پھر میں قبول کروں گا۔

یہ بےوقوف ہیں جو سارے اپنی اپنی مارتے رہتے ہیں ان کا کوئی تعلق قیامت کے دن نہیں ہونا اللہ اس عمل کو قبول کرے گا جس کا تعلق حضور سے ہوگا ورنہ کچھ نہیں ہوگا لحاظہ دھیان کرو جب تم نماز پڑھتی ہو تمہیں پتہ ہو حضور نے کیسے پڑھی ہے جب تم تلاوت کرتی ہو تمہیں پتہ ہو حضور نے کیسے کی ہے کھانا حضور نے کیسے کھایا ہے آپ چلتے کیسے تھے بیٹھتے

کیسے تھے بات کیسے کرتے تھے جوتم حضور جیسا کروگی اللہ سے اجر لےلوگی باقی سب اللہ رجیکٹ کردے گا اس کا کوئی تعلق قیامت کے دن نہیں۔ اللہ ہمیں توفیق دے آمین

☆اطاعتِ رسول

رسول نے جس کام سے منع کیا ہے اس سے روکا جائے اسے اطاعت کہتے ہیں جس کام کا حکم دیا ہے وہ کیا جائے اور جس کام سے روکا ہے اس سے منع ہو جایا جائے۔

مثال

ایک صحابی رسول تھے آقا علیہ السلام موجود تھے تو ایک صحابی نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی سامنے بیٹھے ہوئے تھے سونے کی انگوٹھی پہنی ہے حضور علیہ السلام کی نظر پڑھ گئی چہرے پر ناگواری کے اثرات آئے کیونکہ آقا علیہ السلام نے **مردوں کو سونا منع کیا ہے مردوں پر سونا حرام ہے** یہ جوتم اپنی شادیوں پر جوائی کو یہ جو سونے کی چین پیش کرتی ہو نہ ایسا نہ کیا کرو اور شادیوں پر جو سونے کی انگوٹھی پہناتی ہو یہ ظلم نہ کیا کرو منع کرو اس بات سے لوگوں کرو اس کی بجائے پیسے دے دو اس کی بجائے اس کو کوئی موٹر سائیکل لے دو اس کو یہ سونا نہ دو کیونکہ سونا مرد پر حرام ہے اور اس کی بہت زبردست ناہوست اترتی ہے کیونکہ اللہ اور رسول نے سونا مرد کو منع کیا ہے کہا جنت میں حلال ہوگا (سبحان اللہ)
فرمایا جنت میں حلال ہے اور دنیا میں حرام ہے کچھ بولے نہیں چہرے پر ناگواری آئی دیکھ لی ہاتھ میں انگوٹھی ہے سونے کی اٹھ کر جب چلے گئے تو صحابی جو ساتھ بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا یار تم نے دیکھا نہیں ہے کہا کیا ہوا نبی نے تمہاری انگوٹھی دیکھ کر چہرے پر غصے کے اثار آئے ہیں لیکن حضور نے کچھ بولا نہیں ہے فرمایا اچھا میرا انگوٹھی کو حضور نے غصے سے دیکھا ہے جلال سے دیکھا ہے فرمایا ہاں مجھے تو یونہی لگا ہے لیکن حضور کسی کا دل نہیں توڑتے نہ اسی وقت نہیں کہا اتارو نکالو ایسا کچھ نہیں کہا یہ حضور کی عادت نہیں ہے حضور کبھی کسی کا دل نہیں توڑتے۔

ہم بھکاری وہ کریم ان کا خدا ان سے۔۔۔ اور نہ کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی

اللہ کے رسول کی عادت نہ کہنا تو ہے ہی نہیں حضور نے فرمایا کچھ نہیں لیکن اٹھ کر چلے گئے (اللہ) اس صحابی کو جب علم ہوا ارشاد فرمایا کہ مجھے لگا کہ حضور کو پسند نہیں آیا فرمایا اچھا پسند نہیں آیا اسی وقت اپنی انگوٹھی اتار کر وہی پھینک دی رکھو دی ادھر ہی جانے لگے تو وہ صحابی کہتا ہے تم یہ انگوٹھی اتار کر یہاں رکھ کر جارہے ہو تمہاری بیوی کو ضرورت ہوگئی تیری ماں کو ضرورت ہوگئی تیری بہن کو ضرورت ہوگئی اس کو دے دینا آپ دیکھیں اطاعت رسول کیسے کہتے ہیں اطاعت رسول کس شے کا نام ہے وہ صحابی کہنے لگا کہ جس انگوٹھی پر حضور کے غصے کی نظر پڑھ گئی ہے میں اسے نہیں اٹھاؤں گا میری طرف سے اس کو جہنم میں پھینک دو میرے نبی کی نظر غصے والی اس پر پڑھی ہے یہ حرام ہوگیا ہے میرے گھر پر میرے اوپر اس قدر اطاعت رسول کا جذبہ ہے اس قدر اطاعت رسول کی بات ہے جہاں نبی نے روکا ہے رک جائے جہاں نبی نے حکم دیا ہے وہ کام کرنا شروع کردے یہ حضور کا ہم پر حق ہے کہ ہم حضور کے اس حق کو پورا کریں۔

☆محبت رسول

یہ حضور کا ہم پر حق ہے کہ ہم حضور سے ٹوٹ کر محبت کریں مر جائیں حضور کے لیے (سبحان اللہ) محبت حضور سے پیار کی انتہا ہو جائے محبت رسول کتنی محبت تھی آقا سے لوگوں کو عورتوں کو کتنا پیار تھا حضور سے کتنا پیار تھا غزوۂ احد ہو رہا ہے اس کے دوران یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضور فوت ہوگئے ہیں آقا دنیا سے چلے گئے ہیں وصال ہوگیا ہے عورتیں رونے لگی مدینے سے عورتیں دوڑتی ہوئی میدان جنگ کی طرف جا رہی ہیں ایک عورت دوڑتی ہوئی جا رہی ہے جو صحابی آگے سے آتا ہے پوچھتی ہے اللہ کا رسول کیسا ہے تو وہ صحابی پہنچان جاتا ہے اس عورت کو کہتا ہے مجھے ویسے یہ تو نہیں پتہ کہ حضور کیسے ہیں لیکن تمہارا باپ شہید ہوگیا ہے وہ کہتی ہے چھوڑو باپ کو یہ بتاؤ حضور کیسے ہیں وہ چپ ہو کے نکل جاتا ہے آگے ایک اور صحابی آرہا ہے واپس آرہا ہے یہ اس کا جا کر گریبان پکڑ لیتی ہے کہتی ہے مجھے بتاؤ حضور کیسے ہیں وہ کہتے حضور کا تو پتہ نہیں تیرا بیٹا شہید ہوگیا ہے تیرے بیٹے کی لاش میں نے خود دیکھی ہے اوچھوڑو بیٹے کو یہ بتاؤ کہ حضور کیسے ہیں کتنا پیار ہے وہ بھی نکل گیا آگے ایک اور شخص آرہا ہے یہ جا کر اس کو پکڑ لیتی ہے وہ کہتی ہے مجھے کوئی بتا نہیں رہا کہ حضور کیسے ہیں وہ کہتا ہے اماں یہ تو نہیں پتہ حضور کیسے ہیں لیکن آپ کے شوہر کی لاش پڑی ہوئی ہے اوچھوڑو میرے شوہر کو یہ بتاؤ میرا نبی کیسا ہے اسی اثناء میں جب میدان جنگ میں

قریب چلی گئی تو سامنے سے **محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف لا رہے ہیں جب چہرہ دیکھا تو نعرہ مارا کہنے لگی** (اللہ اکبر) حضور اگر آپ موجود ہیں تو مجھے کسی کا کوئی دکھ نہیں ہے آپ کو دیکھ کر میرے سارے دکھ دور ہو گئے اتنی محبت رسول سے اتنا پیار رسول سے یہ آقا علیہ السلام کا حق ہے کہ حضور کیساتھ محبت کی جائے آقا نے ہمارے لیے بڑی محنت کی ہے یہ بڑی کوشش کے بعد حضور نغ ہم تک قرآن پہنچایا ہے یہ اتنی رحمتیں اور کرم جو حضور آگے دے کر گئے ہیں ہمارا تقاضا ہے کہ ہم حضور سے محبت کریں اور اس محبت میں اپنے بچوں پر کو بھی حضور پر قربان کریں اپنا مال بھی پیش کر دیں اپنی ذات کو بھی حضور کی طرف راغب کریں یہ حضور کا ہم پر حق ہے۔

☆تعظیم رسول

تعظیم کہتے ہیں جتنی چیزیں حضور کیساتھ نسبت رکھتی ہوں انہیں بھی پیار کیا جائے جس کا تعلق حضور سے ہو اس شے سے محبت کی جائے ایک بہت بڑے عالم اسلام کے امام تھے نام ذہن سے اتر گیا ہے مسجد نبوی میں تھے اور ساتھ بہت سارے شاگرد بھی ہیں ماجہ رسول کے آگے سلام کیا ہاتھ باندھ کر حضور کو سلام پیش کیا سلام پیش کرنے کے بعد ریاض الجنہ میں چلے گئے ساتھ ساتھ مریدن اور شاگرد بھی چل رہے ہیں بہت بڑے امام ہیں مدینے کے لوگ اکٹھے ہو گئے کہ امام صاحب آئے ہوئے ہیں حضور ﷺ کا ممبر ریاض الجنہ میں ہے وہ آج بھی وہی پر ہے جہاں حضور بیٹھ کر خطبہ دیا کرتے تھے جہاں حضور تشریف رکھتے تھے جس کی نسبت حضور کیساتھ ہے اچھا اب وہ کیا کر رہے ہیں قریب چلے گئے اور ممبر پر نہ ایسے ہاتھ پھیرا پھر اپنا کپڑا پھیرا (سبحان اللہ) شاگرد دیکھ رہے ہیں یہ کیا کر رہے ہیں ہمارے امام تو سمجھ گئے کہ ان کے ذہنوں میں ہمارے لیے پتہ نہیں کیا آئے گا فورا مڑ کر کہتے ہیں حضور یہاں بیٹھا کرتے تھے تو جس شے کی نسبت حضور سے ہو جائے اس کی تعظیم کرنا بھی حضور کا ہم پر حق ہے ہم پر حق ہے کہ ہم اس شے کی تعظیم کریں۔

ہم گنبد خضرا کو دیکھ کر کیوں روتے ہیں؟؟؟

اس لیے کہ گنبد خضرا کی نسبت محمد دور رسول اللہ ہیں۔ **ہم سبز گنبد کو دیکھ دیکھ کر کیوں تڑپتے ہیں؟؟ ہم مدینے کی باتیں کیوں کرتے ہیں؟؟؟** ہم حضور علیہ السلام کے جسم اقدس کے ایک ایک حصے کی بات کیوں کرتے ہیں اس لیے کہ ہم حضور کی نسبت والی چیزوں کی بھی عزت کرتے ہیں جہاں جہاں حضور حضرت عمرؓ جب حجر اسود کو چوما کرتے تو حضور فاروق اعظم چومتے ہوئے جملہ ہر بار کہتے حضرت عمر فاروقؓ نے جب بھی حجر اسود کو چوما یہ جملہ ضرور کہا تا کہ لوگوں کی غلط فہمی نکل جائے حضرت عمر کہا کرتے اے حجر اسود تو صرف پتھر ہے تو نہ میری تقدیر بدل سکتا ہے نہ مجھے جنتی بنا سکتا ہے نہ میرے دوزخی بنا سکتا ہے تو بیشک جنت سے آیا ہے لیکن عمر تجھے اس لیے چومتا ہے کہ میں نے محمد ﷺ کو تجھے چومتے ہوئے دیکھا میں نے دیکھا ہے کہ محمد تمہیں چوما کرتے تھے تو تیری نسبت محمد کے لبوں کیساتھ ہے حضور کے لبوں کیساتھ تیری نسبت جوڑ گئی ہے لحاظہ تو میری نظر میں عزت والا ہو گیا ہے ورنہ تو میری نظر میں کچھ بھی نہیں پتھر ہے صرف جس شے کی نسبت حضور سے ہو جائے وہ نسبتو کرم وہ فضل وہ والی ہو جائے (اللہ) لحاظہ جتنی چیزیں حضور سے جڑی ہوئی ہیں اسی لیے آقا علیہ السلام کی امت کے علماء ہے ان کی عزت ہو گئی کیونکہ وہ حضور سے نسبت رکھتے ہیں (سبحان اللہ)

آقا علیہ السلام نے فرمایا

"جس نے کسی عالم دین کی عزت کی وہ اسے ہی ہے جیسے اس نے میری عزت کی اور جس نے کسی عالم دین سے نفرت کی وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے مجھ سے نفرت کی جس نے کسی عالم دین سے دشمنی کی وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے مجھ سے دشمنی کی کیونکہ نسبت حضور سے ہو جاتی ہے اس لیے ہر شے عزت والی ہے اور برکت والی ہے"

لوگ کہتے ہیں مدینے سے کیوں پیار کرتے ہو مکے سے کیوں نہیں کرتے ہمیں مکے سے بھی پیار ہے ہمیں مدینے سے بھی پیار ہے۔

حضرت امام مالک سے پوچھا گیا

حضور آپ بتائیں آپ کی نظر میں مکہ افضل ہے یا مدینہ افضل ہے؟؟ سادہ سا سوال ہے مکہ اچھا ہے یا مدینہ اچھا ہے

کون سا شہر زیادہ بہتر ہے تو حضرت امام مالک نے جواب دیا آپ فرماتے ہیں کہ جب حضور مکے میں تھے تو مکہ بہتر تھا اور جب حضور مدینے آ گئے تو مدینہ بہتر ہو گیا ہر چیز کی نسبت حضور سے ہے (اللہ) یہ تعظیم رسول بھی حضور کا حق ہے۔

☆مدتِ رسول

(تعریف رسول) یہ حضور کا ہم پر حق ہے کہ ہم روزانہ ایک جملہ حضور ﷺ کی شان میں بولا کریں نعت پڑھیں حضور کی تعریف کریں حضور کی باتیں کریں حضور کی ان کے لیے اچھے اچھے جملے کہیں میرا نبی بڑا ہی سوہنا تھا میرا نبی بڑا ہی خوشبودار تھا میرے نبی کی کیا ہی شان ہے میرا نبی بڑا ہی محبوب تھا بہانے بہانے سے کہی نہ کہی حضور کا ذکر ہو رہا ہے کہی نہ کہی حضور کا ذکر ہو رہا ہے تمہارے ہونٹوں پر ان کا نام آئے مدرسول اس کی تعریف کرو کیونکہ سارے جہاں کی تعریف اس نے کر دی ہے اور خدا اس کی تعریف کر رہا ہے۔
اعلی حضرت نے اپنا قلم پھینک دیا اعلی حضرت نے بھی اپنی شاعری بند کر دی کہہ کر

اے لوگو سنو جس کی مدت تعریف خود خدا کر رہا ہے اے رضا خود صاحبِ قرآن ہے مدعا ہے حضور

تجھ سے پھر کب ممکن ہے مدحت رسول اللہ کی

توں کیسے کر سکتا ہے غالب کو بھی کہا گیا تھا غالب سے کہا گیا تھا کہ توں بھی جب شعر لکھتا ہے لکھ نعت بھی لکھ تو غالب نے کہا تھا جس شخص کی نعت خود خدا لکھتا ہو میرے جیسا شاعر کیا لکھے گا اس کے آگے لحاظہ مدت کی جائے آقا علیہ السلام کی نعتیں پڑھی جائیں حضور علیہ السلام کے لیے اچھے الفاظ بولیں جائیں ہم پر حضور کا حق ہے۔ اللہ توفیق دے اور یہ نعتیں پڑھنے والیاں بڑی خوش نصیب ہیں ان کی خدمتیں کیا کرو ان کو پیار سے بولا یا کرو ان کو پیار سے بیٹھایا کرو یہ حضور کے ثناء خواں ہیں

علماء نسب میں حضور کی نعت کہتے ہیں اور نعت خواں نظم میں حضور کی نعت کہتے ہیں۔

کہتے دونوں حضور کی تعریف ہی ہیں دونوں کرتے حضور کی تعریف ہیں ہیں ایک ایک نظم میں کرتا ہے اور ایک نسب میں کرتا ہے دونوں حضور کی تعریف کرتے ہیں یہ مدتِ رسول آقا علیہ السلام کی حق ہے اور حضور علیہ السلام اس کو بڑا پسند کرتے تھے آپ کے صحابی حضرت حسان بن ثابتؓ آپ بڑا اچھا نعت لکھنے کا سلیقہ رکھتے تھے پھر ایک دن حضور نے باقاعدہ بولا کر فرمایا تھا کہ اے حسان میرے ممبر پر بیٹھ جاؤ میرے ممبر پر بیٹھو میرا ممبر حاضر ہے فرمایا حضور میں اور آپ کا ممبر یہ نہیں ہوسکتا آپ نیچے بیٹھے گئے اور میں اوپر بیٹھوں گا فرمایا نہیں یہ جو میں حکم دے رہا ہوں پورا کرو ممبر پر بیٹھو بیٹھ گئے حضور نیچے بیٹھ گئے (سبحان اللہ) صحابہ کو بولا لیا آجاؤ سارے بیٹھ گئے اسی طرح مجمع لگ گیا حضور نیچے بیٹھے ہوئے ہیں سامنے حسان بن ثابت ہیں حسان بن ثابتؓ کی آنکھیں برس رہی ہیں کہ یہ کیا نظر آ گیا ہے کہ میں نبی سے اونچا بیٹھا ہوں نبی سے میرے قدم اونچے ہیں اور حضور مجھ سے نیچے بیٹھے ہیں فرمایا حسان تمہیں اس لیے اونچا بیٹھایا ہے اب ذرہ میری نعت تو پڑھو حضرت حسان بن ثابتؓ نے بولا وہ مشہور زمانہ شعر ہیں آپ کے آپ نے پھر خوبصورت کلمات ادا کیے کہ اے نبی آج پھر وہ نعت سناتا ہوں جو اس کائنات کی سب سے حسین نعت ہے فرمایا

میں نے آپ جیسا خوبصورت دیکھا ہی نہیں ہے ارے دیکھتا کیسے آپ جیسا سوہنا کسی ماں نے جنا ہی نہیں ہے آپ ایسے ہیں جیسے اللہ چاہتا تھا اور جیسے آپ چاہتے تھے اللہ نے آپ کو ویسا بنا دیا اتنے پیارے جملے حضور کے لیے لحاظہ ہمیں بھی چاہیے کہ دن میں کچھ وقت حضور کی مدعا کریں حضور کی اچھی باتیں اپنی زبان سے نکالیں یہ حضور کا حق ہے۔

☆ساتواں حق حضور علیہ السلام پر کثرت سے درود پاک پڑھا جائے

صلی اللہ علی حبیبہ محمد والہ وسلم صلی اللہ علی حبیبہ محمد والہ وسلم

کثرت سے درود پاک پڑھا جائے فرمایا کہ جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا قیامت کے دن میں وہ ایسے ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں اکٹھی ہیں اس طرح میں اور وہ قیامت کے دن اکٹھے ہوں گے درود مجھ پر پڑھنے والا مجھے بڑا پسند ہے فرمایا آقا علیہ السلام نے اللہ والے کو جب زیارت رسول ہوئی فرمایا کہ اپنے لبوں کو میرے قریب کیجیے تو فرمایا لاؤ میں لبوں کو چوم لوں جو مجھ پر درود پڑھتے رہتے ہیں درود پاک اپنی عادت بناؤ (انشاء اللہ)
میرے حضرت ایک بار مجھے کہنے لگے کہ بیٹا اتنا درود پڑھو کہ تمہارے کپڑوں سے خوشبو آنے لگے مجھے بہت ان کا جملہ یاد ہے یہ کیا کہہ دیا آپ نے فرمایا اتنا درود پڑھو کہ تمہارے کپڑے خوشبودار ہوں (اللہ اکبر) لحاظہ آقا علیہ السلام پر درود تھوڑا سا نہیں ہے بہت ہے کثرت سے دن رات درود پڑھا کرو یہ حضور کا ہم پر حق ہے۔

☆ آخری حق حضور کا امت پر یہ ہے حضور علیہ السلام کی قبرانور پر حاضری دی جائے

مدینہ جانے کی تانگ رکھی جائے اس گنبد کی زیارت کی تانگ رکھی جائے اس شہر کی زیارت کی دعا کی جائے اس گنبد کے قریب جانے کی خواہش کی جائے اور یہ کہا جائے میں بھی زندگی میں ایک بار تیرے نبی کا درد یکھنا چاہتا ہوں یہ حضور کا ہم پر حق ہے۔

بزرگوں نے فرمایا

حضور کے در کی حاضری یہ واجب کے قریب قریب ہے تم پر واجب ہے کہ جا کر نبی کا در دیکھو اپنے کنگھن بچنے پڑھیں بچ دو اپنا دو تولہ چھ تولہ زیور بیچنا پڑھے بیچ دو لیکن جا کر نبی کا در دیکھ کر آؤ ظالمیں گھر میں زیور رکھ کر بیٹھی ہوئی ہے دو وقت کی روٹی کو ترس رہی ہے دعا تو مانگ اللہ تجھے بولا لے گا کبھی بھی بولا لے گا۔

ہم بڑے عجیب لوگ ہیں ہم نبی کے در کی حاضری کو عمر کے آخری حصے میں رکھتے ہیں کہتے ہیں بچوں کی شادی کر لیں گھر بنوالیں یہ گاڑی لے لوں یہ قرضہ اتر جائے او یہ سب کچھ ہو جانا ہے تم صرف یہ دعا کرو مولا زندگی میں نبی کا در کھلوں نبی کے در کی حاضری (اللہ)

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

جو مدینہ شہر میں آئے گا میں اس کی شفاعت کروں گا اس کا مطلب ہے کہ آقا علیہ السلام کو علم ہے کہ کون کون آرہا ہے سافٹ وائر لگا ہے حضور کا سافٹ وائر کام کر رہا ہے جو جو اندر داخل ہو رہا ہے مدینے میں حضور کو علم ہو رہا ہے کون کون مدینے میں آرہا ہے حضور کو علم ہو رہا ہے اس لیے تو کہا کہ میں تمہیں ضمانت دیتا ہوں تم میرے در پر آؤ میں تمہاری شفاعت کروں گا قیامت کے دن تمہیں اللہ سے چھٹی لے کر دوں گا معافی لے کر دوں گا یہ میری ذمے داری ہے تم میرے مدینے میں تو آؤ کتنی عورتیں ہیں جو اپنے شوہر کو یہ کہتی ہیں کہ کچھ بھی ہو مجھے مدینے پہنچاؤ کون کہتی ہے شوق ہی کوئی نہیں مٹ گئے شوق دنیا کی اتنی مصروفیات ڈال دی گئی جان بوجھ کر حالانکہ اگر تم تھوڑی سی بھی کوشش کرو تو اللہ کے نبی کا دروازہ کھول جاتا ہے حضور بولا لیتے ہیں در انور کی حاضری

آقا علیہ السلام نے بڑا پیارا جملہ کہا ہے میں اس جملے کو جب بھی سنتا ہوں جی چاہتا ہے روز ہی جا کر مدینہ دیکھ آیا کروں ابھی آجکل ٹی وی میں لائف چینل چلتا ہے سعودی عرب کا لائف چینل مدینہ منورہ والا اس کے اوپر لکھا ہوتا ہے المدینہ المنورہ وہ لائف چلتا ہے مطلب وہ ہر وقت حضور کا در ہی دیکھاتے رہتے ہیں مسجد نبوی دیکھاتے رہتے ہیں کبھی کیمرہ کسی جگہ ہوتا ہے آجکل کافی دنوں سے میرے ساتھ چل رہا ہے کام صبح اٹھتا ہوں جی چاہتا ہے مدینے کی آرزو تو ہر وقت ہوتی ہے فورا جا کر وہ چینل لگا تا ہوں تھوڑی دیر حضور کا در دیکھتا ہوں کبھی وہ گنبد شریف کے سامنے ہوتے ہیں کبھی وہ سنہری جالیوں کے آگے ہوتے ہیں کبھی مسجد نبوی شریف کی صفیں دیکھا رہے ہیں کبھی باہر کا حصہ دیکھا رہے ہیں دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کر کے چینل بند کر دیتا ہوں کہ انشاء اللہ جاؤں گا تو یہ تانگ ہونی چاہیے اپنے شوہر کو یورپ بھیج دیتی ہو سعودیا بھیج دیتی ہو دبئ بھیج دیتی ہو کبھی کہا ہے کہ مجھے عمرہ بھی کروا چھوڑ دے سارے کام پہلے مجھے عمرہ کروا دے اللہ کی قسم جب کوئی یہ کہتا ہے آقا علیہ السلام اس کا خود انتظام فرماتے ہیں۔

آقا علیہ السلام کی احادیث جو مجھے تڑپتی ہے اور حضور نے اس احادیث کے لیے بڑی محبت کی ہے بڑا پیارا کیا ہے

جس نے میرے گنبد کی زیارت کی میری قبر کی زیارت کی آکر میرے شہر میں میری قبر کی زیارت کی وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے میری زیارت کی ہے۔ اب اس کے بعد بھی کوئی گنجائش رہ گئی جلدی کریں چھوڑ دو یہ دنیا کے چکر

؎ چھوڑ فکر دنیا کی چل مدینے چلتے ہیں   مصطفیٰ غلاموں کی قسمتیں بدلتے ہیں

نکلیں چھوڑ و نکلو آپ بھی پہنچیں گھر جا کر آج رٹا ڈال دیں مجھے لے کر جاؤ چھوڑ دو اس سے پہلے کہ میری آخری سانس نہ نکل جائے مدینہ کا دیار دیکھنا لازم ہے یہ ہمارا حق ہے کہ جس نبی نے ہمیں نماز روزہ زکوۃ حج دی ہم اس کا گھر تو دیکھ کر آئیں اس کا در تو دیکھیں جا کر کتنا سوہنا ہے کتنا پیارا ہے (اللہ)

مجھے یاد ہے جب میں وہاں حاضر ہوا تھا گنبد شریف کے آگے مواجا شریف کے آگے فارسی کا شعر ہے مجھے آج تک اس شاعر کا نام نہیں پتہ چلا

ترجمہ ہے کہ یہ جوجگہ پرتم کھڑے ہونہ یہ آسمان کے نیچے عرش سے بھی زیادہ نازک جگہ ہے (سبحان اللہ)

یہ جوجگہ پرتم کھڑے ہونہ یہ آسمان کے نیچے یہ اللہ کے عرش سے بھی زیادہ نازک جگہ ہے جب جنیداور بایزید جیسے ولی یہاں آئے تھے ان کے بھی سانس ادب سے گھونٹ گئے اتنی ادب والی جگہ پرتم کھڑے ہوتمہیں پتہ ہے تم کہاں کھڑے ہواتنی بڑی جگہ آقا علیہ السلام کے مواجا کے آگے کھڑے ہو **حضور کے در کے آگے تمہاری جان نکل جانی چاہیے ادب سے اس قدر بڑا مقام جہاں جبرائیل بھی سرجھکا کرآتے اللہ کے ولی سرجھکا کرآتے** عمر سرجھکا کرآتے تھے ابوبکر سرجھکا کرآتے تھے علی سرجھکا کرآتے تھے عثمان سرجھکا کرآتے تھے ابو عبیدہ سرجھکا کرآتے تھے اس جگہ کائنات کے تمام ولی سرجھکا کرآتے تھے حضرت غوث اعظمؒ سرجھکا کرآتے تھے حضرت داتا صاحب سرجھکا کرآتے تھے یہاں ہر شخص سرجھکا کرآتا ہے تمہاری قسمت ہے تمہارے پاؤں یہاں لگ گئے اس دیار کی حاضری حضور کا ہم پرحق ہے میں عرض کروں تم جتنے بھی پیسے لگاؤ گی عمرے پراتنا ہی لگتا ہے ستر اسی ہزار لگاؤ گی اللہ اس سے دس گنا واپس کرے گا یہ وعدہ ہے اللہ کا تم ڈرتی ہو پیسہ نہیں حضرت صاحب تو ہمیں ویسے ہی کہتے رہتے ہیں گھر غریبی پڑھی ہوئی ہے تمہیں کیا پتہ تمہاری غریبی مٹ جائے گی وہاں جانے سے ہر شے مٹ جائے گی تم لوگوں کو علم ہی نہیں ہے کہ حضور کے در سے ملتا کیا ہے ہم اپنی دنیا کی زندگی میں اتنے مصروف ہیں کہ وہاں جانے کی تانگ ہی نہیں رکھتے۔

آخری بات

ایک بزرگ تھے میں ان کا ہمیشہ ذکر کرتا ہوں ان کا تعلق ساہیوال سے تھا ہمارے ساتھی نے ہمیں واقعہ سنایا جو مدینہ شریف میں تھا مجھے کہتے ہیں کہ حضرت عجیب بات ہوئی میں مسجد نبوی شریف میں ایک بزرگ کو دیکھا کرتا تھا وہ بچوں کو سنبھلتا تھا اور اگر کسی کی ریڑھی روک جاتی تھی وہ اس کو دا کہ لگاتا بچوں کو اٹھا لیتا کسی عورت نے وضو کرنا ہوتا اس کے لیے لے جاتا بوڑھی عورتوں کو پانی پلاتا پہلے اس نے کئی دن ہوئے دیکھا ایک دن میں نے قریب جاکر پوچھ ہی لیا بابا جی میں جب بھی مسجد میں آتا ہوں آپ مجھے کہی نہ کہی نظرآتے ہیں یا آپ گنبد کے پاس ہوتے ہیں یا آپ ریاض الجنہ میں ہوتے ہیں یا آپ باہر صفوں میں ہوتے ہیں کہی نہ کہی نظرآتے ہیں آپ یہ کیا ہے آپ ہر وقت خدمت کرتے ہیں مجھے پیار سے کہتے ہیں کہ لگتا ہے آپ پاکستانی ہیں آپ کا چہرہ بتاتا ہے کہ آپ پاکستان سے ہیں وہ بزرگ بڑا مسکرا کر کہتا ہے بیٹا میں پاکستان سے ہوں نبی کی محبت میں پڑھیں مجھے یاد ہے میرے آنسو نہیں تھامے تھے جب یہ بات انہوں نے سنائی تھی میں نے کہا تھا اتنی محبت دی ہے کہ اب کئی سال اس سے گزارا کروں گا اتنی پیاری تم نے مجھے حضور کے در کی بات سنا دی ہے جب میں نے ان سے کہا کہتے ہیں بیٹے ابھی وقت نہیں ہے ابھی میں لگا ہوا ہوں صبح فجر کے بعد ملنا فجر کے بعد وقت ہوتا ہے تم ملاقات کرنا پھر تمہیں بتاؤں گا کہتے ہیں ٹھیک ہے بڑی مشکل سے رات گزاری فجر کے وقت میں نے ان کو ڈھونڈ ہی لیا فجر کے وقت بے تاب تھا بس پھر قریب چلا گیا اور ان کو بیٹھا لیا کہتے بیٹے میں نہ پاکستان سے ہوں اور میری بڑی عجیب کہانی ہے میں پاکستان میں مزدوری کرتا رہا اینٹیں ڈھوتا تھا سیمنٹ لگاتا تھا گھروں میں یہ میرا کام ہوتا تھا مزدوری کرنا لیکن دل میں **عشق مصطفیٰ اتنا تھا روز رو رو کر دعائیں مانگتا تھا یا اللہ مجھے بھی کبھی توفیق ملے گی کہ ایسے ہی مرجاؤں گا** مجھے بھی کیا نبی کے در کی توفیق ملے گی کہ نہیں رو رو رو کر ایک دن تو حد ہی ہوگئی کسی نے حضور کی ایسی نعت پڑھی حضور کی محفل میں کہ میرا سینہ جھلک پڑا میں گھر چلا گیا اور سر سجدے میں رکھ دیا میں نے نبی سے یہ کہا اے اللہ کے رسول اگر آپ میری بات سن رہے ہیں اگر آپ میری آواز سن رہے ہیں مجھے یا مدینے بولا لیجیے یا موت دے دیجیے دونوں میں سے ایک کام ہونا ہے اب یا مجھے موت دے یا مجھے آپ کے در کی حاضری چاہیے۔ اتنا کہتے ہیں میں رویا اور اس بے بسی میں میری آنکھ لگ گئی اور میں کیا دیکھتا ہوں سوہنے مکھڑے والا خواب میں آگیا اور مجھے کیا کہتے ہیں کہتے ہیں محمد شریف اٹھ ہم نے تمہیں بولایا ہے جلتی مدینے آمدینے پہنچ اللہ اور کراچی چلا جا فلاں سیٹھ کے پاس جلدی مدینے آ کہتے ہیں میں صبح اٹھا اور حیران کہ یہ میں نے کیا دیکھا حضور کی زیارت ہوئی ہے لیکن کہہ رہے ہیں مدینے آجا مدینے کیسے آؤ پیسے جیب میں کوئی نہیں نہ پاسپورڈ کہتے ہیں اتنا یاد تھا کراچی فلاں سیٹھ کے پاس کہتے ہیں میں نے اپنے بچوں سے کہا مجھے تھوڑے پیسے دے دو میں کراچی جا رہا ہوں انہوں نے کہا ابا جی کراچی کیا کرنے کہا بس مجھے جانا ہے تم پیسے دے دو ٹکٹ کے پیسے میں نے بچوں سے لیے میں نے ٹکٹ لی کراچی کی اور سٹیشن پر پہنچ گیا سٹیشن پر جب میں نے نام لیا تو لوگ ان کو جانتے تھے لوگوں نے کہا فلاں محلے میں رہتا ہے رکشہ کرواکے گئے کہتے ہیں رکشے میں بیٹھا اس سیٹھ کا نام لیا اور رکشے والا بھی اس کو جانتا تھا کہتے ہیں بہترین کالونی کے اندر کوٹھی کے آگے اس کو چھوڑا۔۔ **اللہ سبحان تعالی عمل کی توفیق نصیب فرمائے آمین**